

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



تأليف: محمد باقر خاوری

مطبع: مطبعه مطهریه

سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وحده

یہ تین مکمل دین تین سالہ میں گزشتہ کانچہ زین بروز پر شنبہ ۲۹۔ شہر ربیع الثانی ۱۲۸۵
 ویت بلال شہر رمضان مین ہونی بعد پندرہ کے ماقدمہ بلال مین سب و شنبہ رمضان
 ۱۲۸۵۔ ایک لکھ کے و برویان کیا کریمہ فی سہزہ مین ہا می مین کے ایک پانی
 نے بیخود بروز یا شنبہ ۲۹۔ شہر ن کو پان رمضان کا دیکھا اور لگوں کو بلال کی دفعہ ہوا
 مین ہو پ گیا پانچہ تہ اور اکثر ملازمین مین نے اس کی شہادت پر پشیمہ روزہ کجا
 بعد اسے اس دیکھنے والے چاند نے خود اس حال کے و برو کو اتنی ہی رویت ہوا کی
 اور کہا کہ مین نے ہا تین بروز چار تہ ۲۹ چاند دیکھا اور روز پشیمہ میں نے اسے اجس
 لگوں نے روزہ کجا و ظاہر تہ ۲۹ ویندار پانچہ و صلاۃ و شہادت کہ
 حالہ سطور نے کہا کہ قضا ایک روز کی اوپر بنے پشیمہ روزہ مین رکاوٹ ہو
 بعد گزشتہ مین کے اگر رویت بلال شہر سب بروز کے نہ تہ بلال و حیدر لایا
 پس صورت مذکور مین قضاے روزہ اور افطار جائز و مین بیکہ و تعجب

هُوَ الْعَكْلِيَّةُ

تسؤلین بنابر شہادت مذکورہ قضایک وزہ کی واجب ہو اور بعد گزرتے تین دن کے اگر ہلال شوال سبب ہو وغیرہ کے فطر نہ آئے تو فطر حلال ہو اس واسطے کہ رویت ہلال شوال در صورت غلۃ السماء بجز شخص احد عدل یا مستورا کمال اور سطح بشارۃ الواحد علی شہادۃ الواحد و جاتی ہو اور حکم رمضان دیا جاتا ہو اور بعد گزرتے تین دن کے اس صورت میں اگر رویت ہلال شوال سبب ہو وغیرہ نہ ہو تو بھی باتفاق ائمہ ثلاث یعنی امام عظم و صاحبین علیہم السلام فطر حلال ہے اور جو مطلع صاف ہو اور ہلال شوال نظر نہ آئے تو امام محمد کے نزدیک اب بھی فطر حلال ہے اور جو شخص نے نزدیک اس وقت فطر حلال نہیں کتب معتدہ مستندہ و مفصلہ ذیل سے حکم استفادہ ہوتا ہے

فی المشکوۃ علی بن عباس قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني رايت الهلال يعني هلال رمضان فقال تشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال تشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا بلال ان ذن في الناس ان يصوموا غلۃ الا ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجه والدارقطني ان كان بالسماء غلۃ فشهادة الواحد على هلال رمضان مقبولة اذا كان عادلا مسلما عاقلا بالغائرا كان عبدا او ذكرا كان او انثى وكذا شهادة الواحد على شهادة الواحد وشهادة محمد وفي القذف بعد التوبة فظاهر الرواية هكذا فتاوى قاضيان واما مسطور الحال والظاهر انه لا تقبل شهادته وروى الحسن بن ابي حنيفة انه تقبل شهادته وهو صحيح كذا في المحیط انتهى وفي الدر المختار وقبل يادعوى وبلا لفظ اشهد وبلا حكمه ومجلس قضاء لا نه خبر اشهاد الصوم مع غلۃ لغيره بخبر عدل ومستورا كمال على ما صحح البزار في خلاف ظاهر الرواية لا فاسق اتفاق انتهى ايضا فيه ولو صاموا بقول عدل حيث يجوز وغم

۴

وہاں تک کہ ہلال شوال نہ آئے تو فطر حلال ہے اور جو مطلع صاف ہو اور ہلال شوال نظر نہ آئے تو امام محمد کے نزدیک اب بھی فطر حلال ہے اور جو شخص نے نزدیک اس وقت فطر حلال نہیں کتب معتدہ مستندہ و مفصلہ ذیل سے حکم استفادہ ہوتا ہے

فرض کن کہ ایک شخص ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ کر کھجور کھا رہا ہو۔

لقد انزل الله على محمد صلى الله عليه وسلم الكتاب المبين

السر قديم . رحمة . ثم هاهنا بعض ما هو في الابی الیاسه بن خنضل

سید احمد علی و فیاضی و ملک محمد علی میرزا علی محمد خاں

عبد الوهاب بن عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الحميد بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

بسم الله الرحمن الرحيم

مصریہ تعداد و انحصار و مساحت و بعد - جلد اول

.....

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

۱- در حدیث دیگر آمده است که خلیف بن حنیس را در راه دیدم و او می‌فرمود:

و بعد از آنکه این قصه را بخواند بعد از آنکه این قصه را بخواند

عمر بن الخطاب في حجة الوداع

وحدہ فرما رہے ہیں۔ یہاں سے کہیں نہ کہیں ایک ہی بات ہے۔

۱۰ و کرم به نیت صمد و داشت صد او ستم غنه محو و ذال است

الحكماء والاصحاب فقالوا له احذ عني بحكمي هاتين مضان بقول

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

سبحان الله العبد خاشع الجليل في هذا الكائن من مصحفه ون كات معية

[illegible]

.....

[illegible][illegible]

الحول صلى الله عليه وسلم إلى الغزاة التي أهدى إلى الموت في الفتح في سنة ١٠ هـ

سید محمد زکریا خان صاحب

مہاشیہ ہے۔ مہاشین معنی : لہذا اہل الملک : مہاشیہ : مہاشیہ

مجلس اول

15. 11. 1941

مذہب کے لئے۔۔۔ محمد الیہی دہلوی کا بیعت نامہ۔۔۔

... ..

... خیر و برکت است. می بینید که توفیق پیدا می کند.

سیرت مبارک، ج ۱، باب ۱۰، فصل ۱، در بیان سیرت مبارک

عقلمندان و روحانیان و پادشاهان و مصلحت طلبان و جاه طلبان و...

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَهِيَ فَتَجْعَلَهُ لَكُمْ مَوْجِبًا عَلَى قَدَرِ ذَوَالِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

ما سر تقویٰ و تہذیب ہمارے بعد مجاہدین کی تو صومۃ و عدنان کی لفظ ہے۔

نعم لو جردوا كذا في الموضع لم يردوا كذا في الموضع

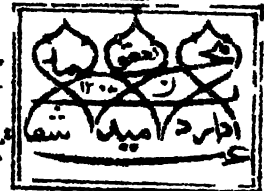
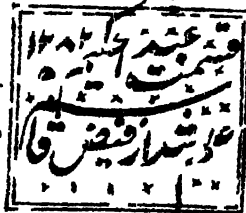
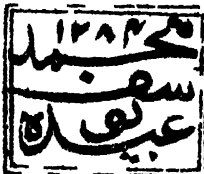
منه ٢٠ فيل بعد. معاً كبرسئ لانس وصد بنيت بعد وهذا القول فرق استي والسيه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْنَا لَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ

حوار تلخیص و المحیط فی شرحہ محمد بن عبد الحق المدرس



محمد بن عبد الله اصابع الله اعلم



یشاوی



محمد بن عبد الله اصابع الله اعلم ۱۲۹۰ هـ

التمتع الى الله تعالى يد الزمان زمان الزمان محمد بن عبد الله اصابع الله اعلم

حق صلیہ والراوی تلخیص ارباب کواست و اما ان کی کہ ابی مال ز زمان میں بجات اہل انسا

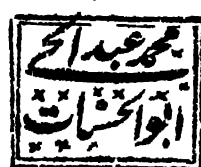
قبول ہر حالت میں اگر ہر کسی سے کہ ہاں میں نظر آئے تو نظر بالاتفاق مانا

۱۰۰ ہوتے صاف ہوئے مطلع کہ تو امام محمد کے نزدیک یا فطارت ہوتے ہو ہوا

لیتیمج افق افلاک میں ہوں خلاف فی حل لفظ ذات العذ و کرب السماء علیہ ولوتیت

موصان لسمادۃ المفرد العذر ہا لعدالت اتفاقا علی المحیط سہی اور عصام کے ہوا

تت وقایہ میں ہوں فی المحیط عن قس لائمۃ اہل خلاف محمد فیما ادا کما س السماء فی تنول



منعمۃ الائمۃ واللہ اعلم حررہ الراوی عفوریہ القوی البواعث

محمد عبد الحی تجاوز السد عن ذنبہ الجلی واغنی ما کرب لکتمو محله و فکمی کل

[illegible]

تکمیل: اجواب البعض الاچھا

سَمِيعٌ عَلِيمٌ

تمام الدین و دنیا و آخرت سولہ احکام اما بعد طالبانِ حق
 ہلالِ حق افقِ سما تیسق فقہائے متفقین سے طالع ہوا اور مطلع توفیقِ باطنی ہوا
 ملکِ مستندین سے مطلع ہوا موجبِ توحید و محبتِ مہتابین اور سبِ حلِ فناء و بقاء
 ہوا پس سب سے فہم کیا مناسب ہو کہ یہ دروچار تکونِ ثبات باقیہ نہ یہ طالعِ توفیق ہوا
 ہو جا کہ ہلالِ حق بکجواجِ سخن نظر آئے پس حکمِ الما مورخ و ریدہ ورقِ مجاہدہ یزیدین سے
 اللہ تعالیٰ ہوا سبحان و علیہ النکاحان و اخراج العباد اہم بیشک نابزہ سببِ ماضیہ و حبوبِ وقوف
 تین افق رہے کہ ہلالِ حق کیونکہ فتنہ ان سے نہ ہو دیکھت ہویت نہ ہوتا ہوا اسی
 و مکتبہ زکیہ ہلالِ نہیں کیونکہ او پر ایک آفتاب اند فطرت ثابت نہیں ہوتا وہ ہر روز ثابت

دعوویوں کو مستحق غنائم البیان و اختلافات فی حل العطر اذا کان بدست
 علیہ ولو تمت مضان لشیء العود اور صورت حاویین البید استے حاضر کو مستحق پند
 دینی اور بیان بیاتہ اور صاحبین غافل نے ارشاد کیا ہے اور فقہاء اربعہ قول ہے اور
 ارشاد ہے بالحدیث و ایضاً انہی برکوتین فی الموی معنی قولہم البید ہندہ ہاں ہندہ
 دہلے مصوصہ ایضاً و لراحد درایتہ فیکون الفتنی علیہ انانی قدہ عادل نزارہ
 کتاب بقیۃ کتاب فقہاء قد کتب مقدمہ مذکورہ سے صراحت ظاہر ہوئے اور صورت مذکورہ میں
 اتفاق شدت نظر ملے جو اس توہین و تفسیر میں محقق ہے کہ انہی کے
 اور انہی کے فیصلہ حلال نہیں اور حکم فظان یا تھا موجب ہر منشا کہ عام ملائمہ مذکورہ
 کا عقیدہ میں باقی رہا ہے کہ میں کے نزدیک ہر قبول واحد ثابت ہوتا ہے میں بہتاد
 ہر انہی کے الزامات اور رفع اسکا یہ قرار بیان حکم فظان ہر بنا ہے قبول شہادت و
 ثبوت رضایت اور ضمانت قصاص قاضی پر واجب ہوتا ہے اور قبول واحد ابتداء قال فی
 غایۃ البیان وجہ قولہم ہواحد الزعفران ثبت بقول واحد مدعی مدعی
 و منعافکم من من یتب ضمما ولا یثبت فصد و مثل عنہ محمد فقال تب لفظ
 بحکمہ اتفاق لا بقول الواحد یعنی ما حکم فی حلال و صمد بقول الواحد ثبت بظہر
 بناء علی ذلک بعد تمام تلمبہن کذا فی رد المحتار اور اکثر فقہاء نے اسے اب نمونہ دار
 کیا ہے اور کسی اور پر شہد میں آیا بلکہ اید کے نظارت کی ہوگا لانی علی الماہرین
 و ایضاً ہی سیکوت عدم ہوتی ہو کہ تب ثبوت رضمان نبیہ واحد بالاتفاق ہر ہر میں تیسرے
 زیادہ شراعت فانی میں ہوتا ہے بعد کثرت شہر رضمان کے عمل فظان بالاتفاق ہر صورت
 مذکورہ میں حکم فظان ہوا اور بلا وجہ و ہر شہادت قبول اور قصاص قاضی کرنا جس میں وارد ہوتی

تصحیح فقہائے متقدمین و متاخرین اور خلاف قول مختار علمائے متقدمین ہو لکھا کہ نہ فی جواب
 الاستفتاء پس مخالفت قول مرجع و غیر مفتی بہ کی کچھ ضائقہ نہیں جواب ثانی برتقیہ
 تسلیم عدم الجمع والتوفیق یہ جواب ہو کہ تقدیم مافی المتون علی الشرح وغیرہ اعلی الاطلاق نہیں بلکہ
 جب اس کے خلاف کی تصحیح باتصحیح شروح وغیرہ میں ہو اور فیما بین یہ میں اختلاف قبا و متون کی
 تصحیح شروح و فتاوی میں موجود ہو کما صحت فی جواب الاستفتاء (ایکون مافی المتون مقدما
 علی مافی الشروح فی رد المحتار صرحوا بان مافی المتون مقدم علی مافی الشروح وما
 فی الشرح مقدم علی الفتاوی لکن هذا عند التصحیح کما صحت کل من القوالین وعدم تصحیح
 صراحہ الود ذکر مسئلہ فی المتون ولو بصرح تصحیحہا بل صرحوا بتصحیح مقابلا لفقہ
 افاد العلامة قائم ترجمہ الثانی لانه تصحیح صریح وما فی المتون تصحیح الترامی و تصحیح
 الصریح مقدم علی تصحیح الاثر والالتزام المتون ذکر ما هو الصحیح فی المذہب الہدای
 جواب ثالث مافی المتون جو مقدم ہو ما دون متون سے مختصات مذاق ائمہ اور کبار
 فقہاء اہلک میں مانند ابو جعفر طحاوی اور ابو الحسن کرخی اور قدوسی وغیرہ و قایہ او کثر اور
 نقایہ وغیرہ اقل الفاصل ہارون بن ہمام الدین المرجانی الحنفی فی ناظرۃ الحق اما المختص
 التي صنفها خذاق الائمة والفقهاء الاجلة کابی جعفر الطحاوی و ابی الحسن الکرخي
 و تحاکم الشهيد المروزی و ابی الحسن القدوسی ومن فی هذا الطبقة من علماء مافی مفسو
 لضبط اقوال صاحب المذہب و جمع فتاواه المرویة عنه ومن ذلک اشتهر المتون
 كالنصوص انما متقدمة علی مافی الشروح وافیہا علی الفتاوی لیس لما من متون
 المختصات هؤلاء من خذاق الائمة والفقهاء الاجلة واما المختصات التي جمعها
 المتأخرون كالروایة والکثر والنقایہ وغیرہا فان اعلمها وانکافوا علماء صالحین

مصرع
 وفتوح
 علی المذہب
 فیما یؤید
 علاوہ ہذا
 متون
 الشرح
 فتاوی
 فی عدم
 انفراد
 و قد ذکر
 من کما
 وادعا
 بشتاد
 لیس
 الشرح
 فقہاء
 ہو

[illegible]

مطابق کی تفسیر جب کیجاتی ہو کہ وہ متقدم کسی دلیل قطعی سے ثابت یا اور کسی ثبوت قوی اور اطلاق
کا ثبوت ضعیف یا کسی ظن قطعی کے منافی یا اور ضرورت داعی ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ قطعی نہیں
بلکہ تابع برائے نفس ہو اقول یہ قید یعنی عدم حل فطر بحال صحیح و مستحسن لہذا عند محمد دلیل قطعی بخلاف
فقہائے متقدمین سے ثابت ہو عن شمس لا ائمہ ان خلاف محمد فیما اذا لم یروا ہلال شوال
والسماء مصحیة فعند ہما لا یفترون وعند محمد یفطرون صحیح و روفی و الحما
بان المصر بہ فی الذخیرۃ و کذا فی المعراج عن یحییٰ بن حمران حل الفطر عند العمل فاق و
انما الخلاف فیما اذا لم یغم ولم یروا ہلال فعند ہما لا یجوز الفطر وعند محمد یجوز کم قال
شمس لا یفترون الحلوانی و حررہ الشرنبلالی فی الامداد و فی متاویس قاضی
و لم یروا ہلال و السماء مصحیة ذکر بنات علی قول ابی حنیفۃ لا یفطرون و عن محمد
انہم یفطرون و بہ الخلاف صیر بن یحییٰ و فی مراقی الفلاح و لا خلاف فی حل الفطر اذا تم
العدد و کان یا السماء علة و لو و صلیۃ ثبت رمضان بشہادۃ الفرد العدل کالعدل
اتفاق علی تحقیق و فی حاشیۃ للعلامۃ الطحطاوی و مقابل تحقیق حل الفطر بشہادۃ
الواحد قول محمد تم حسب مراقی الفلاح اور علامۃ الطحطاوی کے کلام سے ظاہر ہو کہ حال علامۃ
میں حل فطر بلا خلاف اتفاق علی تحقیق ہو اور یہ قول کہ اس حال میں فقط امام محمد کے نزدیک حل فطر
ہو غیر تحقیق ہو پس ضرور ہو کہ حال صحابین اختلاف ائمہ ہو اس واسطے کہ اختلاف ائمہ اس مسئلہ میں
مسلم بالاتفاق ہو و فی کثر البیان للشیخ المصطفیٰ فاذا تم العدد بشہادۃ فرد ولم یروا ہلال
شوال و السماء مصحیة لا یجوز الفطر رواہ الحسن عن الامام و هو قول ابی یوسف
پس روایت حسن بن زیاد عن الامام اور قول شمس لا ائمہ اور صاحب خیرہ اور معراج کما نقلہما
العلامۃ الشامی اور محقق قاضی خان وغیرہم ثبوت اس قید مذکور کے واسطے دلائل قطعی ہیں

[illegible]

ان عا ولین کی شہادت سے مقبول اور ثابت نہ ہوئی تو او میں روایت پر فتویٰ دینا نہ چاہیے
 اقول علامہ طحاوی اور شامی کے قول کو رد قول ذخیرہ بہمن رقی و عربیہ سے اس کے علاوہ
 طحاوی اور شامی نے یہ قول ۱۰۱۱ الحان الملک بشیخ تنویر الابصار لکھ کر کے تصدیق کی ہے بلکہ نقل قول
 شمس الموعظ علی اور رقیہ صواب نور الاضیاء اور ابدان النقی و معانی میں بتی نقل کی اور
 خود مختار مداد طحاوی اور شامی موافق قول صاحب ذخیرہ قول ابن ہاشم جو صاحب مدالہ نظر دوم تک
 ۱۰۱۱ طحاوی اور حاشیہ افی الفرائض سے ظاہر ہے اور عبارت ابن ہاشم مذکورہ میں مذکورہ ذخیرہ
 حنفیہ لا اھذب پس شامی اس توہم کا عدم تدبیر فقط اور اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ان صاحبین
 کی شہادت ذخیرہ کی عبارت اتفاقی کی صحت و ترجیح پر جو بر علی بن ہاشم نہ کہ پر جو علی بن ہاشم
 ابن علی بن ہاشم اتفاق رائے ثابت ہوا وہی مذہب میں اکثر فقہائے یمن ہوں اس وقت افطار پر
 احتیاط فتویٰ نہ دینا چاہیے تاکہ موم یوم حید نہی منہ لازم نہ آوے بلکہ چونکہ فقط قول
 امام محمد پر فقط حلال ہے اگرچہ قول امام محمد کو اس لئے لکھا ہو کہ ان احتیاط حد فطرانہ یا یا واسطے ظہر خطا
 عطرانی بلال رمضان کے اور تاکہ خروج عن العمدہ بالیقین ہو جائے اور بتا دیکر یہی مراد اول فقہاء
 کی ہوگی جنہوں نے لکھا ہے وعندہما لا یخل العطاسا عندہما قال ابن العلاء و اس لئے
 صاف ہو تو بالاتفاق فطرانہ چاہیے کیونکہ باوجود اتفاق طلع او تاسیت صیام میں بلال
 نظر آیا تو خطا رانی اور بالیقین عدم ہو کہ اقول (۱) صورت طلع صاف ہو گیا بالاتفاق
 فطرانہ چاہیے یہ کلمہ کسی کتاب معتد میں مداحہ مذکور نہیں ذرا دعویٰ فعلیہ البیان بلکہ خلاف تحقیق فقہائے
 معتدین مثل شمس الاموال و علامہ قاضی خان و طحاوی شامی و ابن ہاشم و ابن علی و ابن ہاشم
 و نور الاضیاء و ہدایہ و فتاویٰ و قایہ وغیرہم لکھا ذکر مفضلہ میں نے لکھی وہاں یہ ہے پھر فقہائین کی زبان
 مفہوم مخالف عبارت منقولہ عمومی تنویر الابصار سے استدلال کیا ہے اور یہ صحیح نہیں اس لئے کہ مفہوم مخالف

(Handwritten signatures and notes at the bottom of the page)

بسم الله الرحمن الرحيم

10

۱۰۰

5

一、政治：

جواب کا نہیں ہوا جہاں بات نکلتی ہے اب اس وقت سے صاف نہا ہے کہ یہ بین کا
 جواب خلاف دقیق فقہائے مستندین پر مذکور کیا گیا ہے بقاؤں میں نصف و
 سے الطوفان قال بعض العلماء اگر مریض کا خیانت ہوا قول فافقت
 مریض پر قول تمویلا البصارت سے کہ اگر اسے اتنی ہی دوسری بات نہ ہو
 اور عدل و طحاوی اہ شامی نے بیان کیا ہے کہ وہ پیش کش اس کے قریب
 ختم ہوا ہے کہ مقتدی طحاوی اس قول کو مقابل و مخالف تہتہ لکھتے ہیں ان کے
 مقتدی اور شامی قریب جیسا کہ بیانی و ثانی نے کیا ہے کہ قول بعض العلماء
 اور نہ تا اور وہ مقتدی نے تو کلمہ ردہ انکار فی حدیث خلاف صورت بغیر
 دیا ہے کہ قول یہ حدیث کا مخالف ہے اور نہ کہ جو حدیث میں کوئی کلمہ نہ ہو نہیں
 و مختارین اس کے خلاف پر ظہر دہرہ انہ مخالف اذ لہم مع موجود ہر بیان طحاوی نے
 بشرق قولہ لا یبصر و ہم حلال لفظ یہ لکن ہر انوار اللہ الیہ قدیر و یاجل
 خواہ خیر و اختیار ان خلاف اء ہو خیرہ و بعد اس کے مقتدی نے
 نقل علی مرتبی سے لائے و اختیار معاصی و الا یضیق و امداد الفتا کی ہے و مختارین
 دونوں محققین کا یہی ہے کہ حال میں اتفاق ہو گیا کہ کہتے ہیں کہ قال بعض العلماء
 بان البصر الشمس لایمحل خلاف بخلاف کے صورت صحیحہ دینے ہیں و ہوا
 حیدر کہ یلزم لزوم نسبة التحفہ و السخا فة الی اللفظانہ و ہو
 اقوال یہ قول الشمس لایمحل کا اجتہاد نہیں بلکہ وہ اتفاق انہ ثلاث حال غیر مدیون

۲۷
 فی الجمله

نقلات خاصہ میں نقل و کتابت نہ فرمائی گئی اور بعد ازاں یہ اور
 مقرر ہوا کہ ایک مرتبہ قول کہ جو یہودی یا عیسائی میں کی بدانتہا ہے
 تاہم کی بدوراختیار یہ ہے اس زمانہ پر فتنہ زراعت میں صاحب نے اسے
 پر حکم لیں یہ وہ سپر فوہ یاد صدر وایا میں اسباب ہذا کا احاطہ
 قال بعض العلماء اور جوش تائید کی ہے کہ قول میں یہ وہ سبب
 اقوال او ایہ حکم مابا مزب ہر اہل تہذیب و تمدن میں وہ اقیانوس
 نہ لیبیان وغیرہ بین فیہ کہ سبب ہے کہ میں لیا ہے
 شام و امام شافعی نے ماہر جماعت اختیار میں یہ موقف نقل کیا ہے
 پس اکثر محققین نے قول میں لایہ کہ نقل کیا ہے وہ چھوٹے قریب
 نیک و قول راجع و شمار ہوتا ہے اس میں یہ تہذیب میں کسی نہ ہوتا ہے
 جو عمل انتہائی حال عبدہ دور و دورہ نقطہ قول ہے اس میں یہ تہذیب
 صاحب خیر و نہ تہذیب ذکیہ و تراویق ہے اس میں یہ جواب ہے
 قال بعض العلماء اور خیرہ والے نے قول میں لایہ کہ اقوال میں یہ
 نے قال اکثر نہیں لکھا بلکہ قال شیخ الاسلام کہ یہ نقل کیا ہے تو ہم جس پر
 قال اور تعجب عجیب زمین اول سے ہوا اقوال میں شاقبہ مد فرمودہ اویس
 مقصود مجتہد جو کہ بحال غیم حل خط اتفاق علی تحقیق بقول راجع ثابت ہوا
 اور شہد باحق ٹھہرا ہیں اس خطا نہ کہ خلاف احتیاط کہ ظن رکھنا کہ وہ مہنتی منہ

یہ وہ سبب ہے کہ میں لیا ہے
 شام و امام شافعی نے ماہر جماعت
 اختیار میں یہ موقف نقل کیا ہے
 پس اکثر محققین نے قول میں لایہ
 کہ نقل کیا ہے وہ چھوٹے قریب
 نیک و قول راجع و شمار ہوتا ہے
 اس میں یہ تہذیب میں کسی نہ ہوتا ہے
 جو عمل انتہائی حال عبدہ دور و دورہ
 نقطہ قول ہے اس میں یہ تہذیب
 صاحب خیر و نہ تہذیب ذکیہ و تراویق
 ہے اس میں یہ جواب ہے
 قال بعض العلماء اور خیرہ والے نے
 قول میں لایہ کہ اقوال میں یہ
 نے قال اکثر نہیں لکھا بلکہ قال
 شیخ الاسلام کہ یہ نقل کیا ہے تو
 ہم جس پر
 قال اور تعجب عجیب زمین اول سے
 ہوا اقوال میں شاقبہ مد فرمودہ
 اویس
 مقصود مجتہد جو کہ بحال غیم حل
 خط اتفاق علی تحقیق بقول راجع
 ثابت ہوا
 اور شہد باحق ٹھہرا ہیں اس خطا
 نہ کہ خلاف احتیاط کہ ظن رکھنا
 کہ وہ مہنتی منہ

یہ وہ سبب ہے کہ میں لیا ہے
 شام و امام شافعی نے ماہر جماعت
 اختیار میں یہ موقف نقل کیا ہے
 پس اکثر محققین نے قول میں لایہ
 کہ نقل کیا ہے وہ چھوٹے قریب
 نیک و قول راجع و شمار ہوتا ہے
 اس میں یہ تہذیب میں کسی نہ ہوتا ہے
 جو عمل انتہائی حال عبدہ دور و دورہ
 نقطہ قول ہے اس میں یہ تہذیب
 صاحب خیر و نہ تہذیب ذکیہ و تراویق
 ہے اس میں یہ جواب ہے
 قال بعض العلماء اور خیرہ والے نے
 قول میں لایہ کہ اقوال میں یہ
 نے قال اکثر نہیں لکھا بلکہ قال
 شیخ الاسلام کہ یہ نقل کیا ہے تو
 ہم جس پر
 قال اور تعجب عجیب زمین اول سے
 ہوا اقوال میں شاقبہ مد فرمودہ
 اویس
 مقصود مجتہد جو کہ بحال غیم حل
 خط اتفاق علی تحقیق بقول راجع
 ثابت ہوا
 اور شہد باحق ٹھہرا ہیں اس خطا
 نہ کہ خلاف احتیاط کہ ظن رکھنا
 کہ وہ مہنتی منہ

[illegible]

۱۔ قرآن مجید کا مطالعہ
 ۲۔ قرآن مجید کی روشنی میں
 ۳۔ قرآن مجید کی روشنی میں
 ۴۔ قرآن مجید کی روشنی میں
 ۵۔ قرآن مجید کی روشنی میں
 ۶۔ قرآن مجید کی روشنی میں
 ۷۔ قرآن مجید کی روشنی میں
 ۸۔ قرآن مجید کی روشنی میں
 ۹۔ قرآن مجید کی روشنی میں
 ۱۰۔ قرآن مجید کی روشنی میں

موصوف نے عید گاہ میں علی رؤس الاشهاد حکم قضاے ایک روئے کا سبکو دیا جس کا
قبول شہادت مذکور پر ثانی استاد علامہ موصوف نے ۱۲۹۹ھ ہجری میں تصحیح جواب
مسئلہ مذکور مذمائی جو اور اوپر مہر اپنی ثبت کی یہ یعنی بعد ثبوت رمضان خبر حد
عدل مستور احوال اور گزرنے میں ان کے اگر وہیت ہاں سوال بسبب برو غیر
منو تو افطار کرنا چاہیے اور قضا ایک روئے کی رکعت چاہیے باقی رہا شبہ فقدان
عدالت رانی بلال مذکور سال ۱۲۷۰ھ و ۱۲۷۱ھ اثبات و سکا ذکر منہ فی الغرض بوجہ
اتحاد ہوا کہ ماہِ ربیعہ من کا تو بہا تک ضعیفہ و تخيلات بخیر پر جو بس اور اسپر تفاخر
کہ اس کے آخر میں لکھا تو ولعل الحق لا یفوز علی کفرنا لہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ذہبی وہ کشف و سلیم ان لا یشیع الحق اقول اے خیر و ان اس بارہ

[illegible][illegible]

۱۔ درخشاں اور ممتاز
 ۲۔ دریاں اور آبادی
 ۳۔ زمینیں
 ۴۔ زمینیں
 ۵۔ زمینیں
 ۶۔ زمینیں
 ۷۔ زمینیں
 ۸۔ زمینیں
 ۹۔ زمینیں
 ۱۰۔ زمینیں

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس صورت میں کہ رمضان شریف کا چاند حالت ابرین بطور شرقی ایک شخص کی گواہی سے ثابت ہو اب بعد گدڑچانیس روز کے حالت ابرین اگر ہلال شوال نظر آئے تو افطار جائز ہو یا نہیں بینوا بالکتاب توجروا عند الله الوهاب

هو المصوب

مُسْتَحَاضَاتُ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ صَوْتِ مَسْئَلَةٍ
میں اگرچہ فقہ کا اختلاف ہو مگر راجح اور منقہ یہی معلوم ہوتا ہو کہ افطار چاہیے چنانچہ عالمی
میں نواد اصلاً مواہبہ الیوم والحدیث والحدیث یونوا ولم یروا ہلال شوال لا یفطرون فی
روی الحسن عن ابی حنیفۃ رحمہما اللہ لا احتیاط عن محمد انہم یفطرون کذا فی التلبیین و
فی غایۃ البیان قول محمد صحیح کذا فی الفہر لغاتق وقال شمس لا تمۃ لالحوالی هذا الاختلاف
فی اذا لم یروا ہلال شوال ولساء مصیۃ فانما اذا کانت متیغۃ فانہم یفطرون بالاختلاف کذا
فی الذخیرۃ وهو لا شہدہ کذا فی التلبیین انتہی عالمی کی عبارت سے واضح ہو کہ صاحب
نایۃ البیان امام محمد کے قول کی تصحیح کرتے ہیں اور صاحب نہاد کو تسلیم کرتے ہیں اور صاحب
تبیین اسی امر کو شہدہ کہتے ہیں اور عالمی میں نہیں اقوال کا منقول ہونا جسے بخوبی ظاہر
کر رہے ہیں اور منقہ بہ حالت ابرین افطار ہوا اس امر کو بخوبی ثابت کرنا ہو کہ جامع عالمی کے
ترد کیا سی مذہب کو ترجیح ہو ورنہ کچھ کچھ ہرج مرج کرتے یا قول مخالف نقل کر کے اس کی تائید کرتے
اور مولانا بکر العلوم لکھنوی ارکان اربعین شیعین اور امام محمد رحمہما اللہ کا احتیاط نقل کر کے
امام محمد کے قول کو کہتے ہیں وہ بالقول رفیق و جمہوی فی شیع الاشباہ والنظائر میں بعد نقل اختلاف

ادنیٰ عالم
معلوم ہو کہ
باعتقاف فقہ
میں
نہاد کو
حالت ابرین
میں
نظائر

کیونکہ سن بنیاد امام صاحب کے شاگرد ہیں اور شمس الانوار کی چوتھی صدی میں پیش ہوا اس کا جواب ہو کہ
 شمس الانوار ایسے شخص نہیں ہیں کہ انہیں بلا ضرورت شدہ بالیقین کہہ کر یا سوجھ بوجھ سے جو
 کہ اول جہانیاں ممکن ہو دو ان رہا تو نہیں بتلایا۔ البتہ اگر تطبیق نہ ہو سکے اس وقت ترجیح مناسبت
 جو ہمسایہ اصول کا قاعدہ ہے اور یہاں تطبیق نہ ہو کہ سن بنیاد کی روایت کو مقدم کر دیا جائے اور کہا
 جائے کہ عدم افطار حال میں متصور ہو اس کو جیسے کسی کے قول کا اہمال لازم نہیں آتا اور بغیر وجہ
 یک نقل کا اہمال لازم آتا۔ البتہ اگر اہمال سلاوہ کے مدد سے ملنے بنی جلد سے
 انہی اہمال میں روایت حسن کو تیسرے والے سے مقید کیا ہے و عبارت ہذا ذام العدد بشرط دقہ
 و خبر ہلال الفطر و البتہ لا یجب لفطر و لا یحسب عن الامام و وہ قول فی سبع
 و مسئلہ محمد رضا علیہ السلام عن اوصی الایمان ابو محمد محمد بن علی بن محمد
 علیہ السلام کہ اتفاق کو سب سے کورہ میں متفق ہونا واجب ہے اس امر کہ ثابت کیا ہے کہ جن
 کی روایت مقید نہیں ہے۔ سن بنیاد میں متفق ہونا واجب ہے اس امر کہ ثابت کیا ہے کہ جن
 مطلق نہیں ہو بلکہ اہمال ہے۔ یہ وہ میرا و جبہ ہذا ہے۔ روایت کو جو مطلق ہے۔ روایت کیا ہے کہ
 خلاف کو سب سے روایت کی بنا پر اس کا برکتی کذب لازم ہے اور اس کا قول لایا ہے۔ یہ قرار دیا
 حاصل ہے کہ سن بنیاد سے۔ نقد شمس الانوار کے نقل کو ترجیح معلوم ہوئی ہے و البتہ علم حقیقتہا
 نسبت مند کورہ میں اتفاق نہ ملا متحقق اور راجح ہے۔ البتہ شبہ بالعل رفع ہو گیا کہ صحت فطر
 امام محمد کا مذہب ہے اور حرمت افطار شیعہ کا قول ہے اور شامی اور لطاویفی البحر الرائق سے نقل کیے
 ہیں المعتمد عندنا لا یعتبر و یعمل لا بقول الامام۔ عظمو ولا یعدل عنہ فی نقی
 و قول احمد الا بضررۃ کے مسئلہ الامام رضا علیہ السلام عن ابی العنوی علیہ السلام
 نہیں جب عند الامام صاحب ہی کے قول پر فتویٰ دیا دست ہا اگرچہ ہمسایہ

ایک طرف ہوں اور شل نے انکے قول پر فتویٰ بھی دیا تو جو وقت امام صاحب کے سامنے ہوئی
 بھی ہوں تو بطریق اولیٰ انکے خلاف پر فتویٰ دینا جائز نہ ہوگا اگر ضیق شہرہ بقدر ثبوت اتفاق
 نو اور ہی نہیں ہوتا اور اتفاق ثابت نہ تو یہی حکم علی الاطلاق صحیح نہیں ہو سکتا بہت سے
 ایسے حکمین نے یہی امام صاحب کے خلاف پر فتویٰ دیا گیا ہو اور وہی قول بہ اور مختار ہی چنانچہ ناظرین
 کتب فقہ پر یہ شید نہیں ہوا یہ اسے علامہ شامی نے البحر الرائق کے قول مذکور کو کتاب القضاء میں
 کیا ہے اور لکھا ہے فی حدیثہ **لا یعدل عن قول الہام الا اذا صح حرج من المصلحة**
بما للفقوی علی قول سہرہ وہی اسقف صاحب نے فی البحر میں لکھا **الاقتا بقول الہام وان**
افق المصلحت بخلافہ وقد عتر حرجہ محتج بہ خیر الرطب بالمعنا ان المصلحة حقہ ہوں
 فکلف بحج علیہا **الاقتا بقول الہام وان افق المصلحت بخلافہ** ونحن ہما بخلافہ **ان**
الافاق قول معیار ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ لہذا عمدہ مستند ہے سوا وافی قول الہام اور
 کہ مرناہ الفانی اور باریات مذکور سے یہ بھی لکھا ہے **ان الاصل هو ان المجتہد فی المذہب**
من المصلحت الذہن اصحاب الترجیح لا یلزمہ **الاخذ بقول الہام علی الاطلاق بل عدل**
فلدلیل وترجیم ما رجع عدل بلکہ ونحن نتیج ما حرجہ واعتمدہ کہ لو افق فی حیاتی
 یہاں سے معلوم ہوا کہ اس قول کو شاخین بن سبب ترجیح دینے پر قلعین کہ اس کی اتباع چاہیے اگر
 قول امام کے خلاف ہو اور حجت افطار کو صورت سولہ میں شایع کی ترجیح ظاہر ہو جیسا کہ اوپر مذکور
 البتہ جواب مذکور پر ایک شبہ یہ ہوتا ہو کہ صورت سولہ میں افطار کا حکم دینا حکم متین کے خلاف ہو
 چنانچہ نقایہ میں ہو بعد صوم ثلثین بقول عدلین حل الفطر وبقول عدل الانتمہ اور ایسا ہی
 وقایہ الروایہ میں ہے **ان متون میں صوت سولہ میں علی الاطلاق عدم افطار کا حکم** خواہ حالت غیم ہو
 یا نہ ہو بہت متون اور شریعت میں یہی حکم ہے جامع الرموز میں ہو بعد صوم ثلثین بقول

واحد لا یصل الفطر الا اذا صار موازاً لوجهه سواء تغیر السماء فی الزوالین ولا وفاء فی غیرهما ولو نفع السماء بهما
 سل الفطر فی الخلو فی خلاف فیه واما الخلاف فی التخصیص فی العیدین فی الذبیه انتهى مر فاقا کثر
 وغیر ذلک فی مطلقاً من افطاره حکم بوجوبه کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم
 ۱- ترجیح جواب امر جوش و کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم
 بلک استقصاء مختصرات متفرقة من ادکار برتاخرین بین فاضل و بن بهاء الدین ناسطه بن من
 کتبته بین المختصرات التي صنفها خلق لائمة وکذا رافعه بالاجل المعرفین بالعلوم والهدى ولفقه
 والنفقة فی الردیه کان جعفر بطحوی و بن الحسن المکرمی واما کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم
 ومن فی هذه الطبعة من علمائها فی موضوعه بضبط قواصداً لذهب جمع فتاواه المرویه
 فی طحقات بمسائل الاصول وظواهر الروایات فی صحیحینا ولفقه من انما هو من کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم
 و من منعه من فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم
 لائمة ولفقه بالاصول و المختصرات للجمع المباحون کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم
 وان کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم
 والاسناد وعدم سلامه عن نوع تغیر و خلط ونقص فی التعبير انتهى کذا فی النافع الکبیر واما
 متون ما دینی قایه و کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم
 شرق وغیرہ بطلقاً بنین واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم
 او اگر متن بین صراحه ترجیح مذکور بنین واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم واما فی غیر ذلک فیهما کما هو فی کتبهم
 بین جرحوا ان فی المتون مقدم علی ما الشرح واما فی الشرح مقدم علی ما فی الفساوی لکن هذا عند التصریح
 بتصریح کل من القولین عدم التصحیح اصلاً لانه لو ذکر مسئلة فی المتون لم یجرحوا بتصریح الی حرجاً
 بتصریح مقابلها فقد افاد العالم ذمام ترجیحاً لانه لا یجرح فی ما فی المتون تصحیح الترامی وایضاً

